سوال

شیخ البانی رحمہ اللہ تعالی کی صحیح الترغیب والترھیب میں موجود حدیث قدسی میں اللہ تعالی کے فرمان (جسے اللہ تعالی نے صحت دی اور وہ ہر پانچ سال میں بیت اللہ کی زیارت نہیں کرتا تو وہ محروم ہے) کو کیسے سمجھیں کیا اس سے مراد حج یا عمرہ یا دونوں مراد ہیں ؟

جواب

الحمد للہ

اول :

حدیث کی نص :

عن ابی سعید خدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال : قال اللہ : ان عبدا اصححت لہ جسمہ ووسعت علیہ فی المعیشۃ تمضی علیہ خمسۃ اعوام لا یفد الی لمحروم ۔ رواہ ابو یعلی (304/2) والبیھقی (262/5)۔

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

میں نے جس بندے کو جسمانی صحت عطا فرمائی اور اس کی معیشت میں وسعت دی تو پھر بھی وہ میرے پاس نہیں آتا تو وہ محروم ہے ۔

مسند ابو یعلی (304/2) سنن البیھقی (262/5)۔

دوم :

اس حدیث پر کلام :

کچھ اہل علم نے اس حدیث پر کلام کرتے ہوئے کہا ہے کہ :

ابن عربی مالکی نے اسے موضوع قرار دیا ہے ، اور دوسروں دار قطنی اور عقیلی اور سبکی نے اسے ضعیف کہا ہے اور ابن حبان اور شیخ البانی رحمہ اللہ تعالی نے سلسلۃ احادیث الصحیحۃ (1662) میں صحیح کہا ہے ۔

سوم :

بعض علماء نے اس حدیث کے معنی کو حج یا عمرہ پر محمول کیا ہے ، اسی بنا پر ھیثمی نے اپنی کتاب : موارد الظمآن " میں باب باندھتے ہوئے کہا ہے : جو غنی ہونے اور پانچ برس گذرنے کے باوجود حج نہ کرے اس کے متعلق باب ۔ موارد الظمآن (ص 239)۔

اور دوسروں نے اسے صرف حج پر محمول کیا ہے جیسا کہ منذری رحمہ اللہ نے الترغیب والترھیب میں اس کے متعلق باب باندھا ہے (جو حج کی طاقت رکھنے کے باوجود حج نہ کرے

اس کے بارہ میں ترھیب) اھـ۔

اور بعض علماء نے اس حدیث سے یہ استدلال کیا ہے کہ ہر پانچ برس میں صاحب استطاعت پر ایک بار حج فرض ہے ، لیکن یہ قول صحیح نہیں بلکہ یا تو حدیث کے ضعیف اور صحیح نہ ہونے کی بنا پر یا پھر اس حدیث کو استحباب پر محمول کرنے نہ کہ وجوب پر تو اس کی وجہ سے یہ قول ضعیف ہے ۔

سبکی رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے کہ :

علماء کرام کا اس پر اتفاق ہے ہر مکلف عاقل بالغ آزاد صاحب استطاعت مسلمان پر پوری عمر میں صرف ایک بار حج فرض ہے ، لیکن ایک شاذ قول یہ بھی ہے کہ ہر پانچ برس میں ایک بار فرض ہے ، اور یہ قول اس حدیث کے متعلق ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی گئ ہے کہ (ہر مسلمان پر پانچ برس میں ایک بار بیت اللہ جانا ضروری ہے) اسے ابن العربی نے بیان کیا ہے ۔

ہم یہ کہتے ہیں کہ اس حدیث کو روایت کرنا حرام ہے تو اس سے حکم کیسے ثابت ہوسکتا ہے ۔ انتھی کلامہ رحمہ اللہ ۔

اور دار قطنی کا قول ہے کہ : یہ روایت کئ ایک طریق سے بیان کی گئ ہے لیکن اس میں سے کوئ بھی صحیح نہیں ۔ فتاوی السبکی (263/1) ۔

اور حطاب کا قول ہے :

اور کچھ شاذ لوگوں کا قول ہے کہ ہر سال واجب ہے اور کچھ کہتے ہیں کہ ہر پانچ برس میں ایک بار واجب ہے اس کی دلیل یہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئ ہے کہ (مسلمان پر ہر پانچ برس میں ایک بار بیت اللہ ضرور جائے) ۔

ابن العربی کا کہنا ہے کہ :

اس حدیث کو روایت کرنا حرام ہے تو اس سے حکم کیسے ثابت ہوسکتا ہے ؟ ، یعنی کہ یہ حدیث موضوع ہے ۔

اور امام نووی رحمہ اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ :

یہ اجماع کے خلاف ہے تو اس کے قائل کے خلاف پہلے لوگوں کے اجماع سے حجت قائم ہوچکی ہے ۔ اھـ۔

تو اگر مان بھی لیا جائے کہ یہ وارد ہے تو اسے اس مدت میں استحباب اور تاکید پر محمول کیا جائے گا ۔ دیکھیں : مواھب الجلیل (466/2) ۔

والله تعالى اعلم .